ڈاکٹر نفیس الدین صدیقی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۷/اکتوبر ۱۹۷۷ء کی شام کو ریڈیو پاکستان کی عالمی سروس سے یہ خبر نشر ہوئی کہ ممتاز عالم دین اور اسلامی مشاورتی کونسل کے رکن حضرت مولانا محمد یوسف بنوری انتقال کرگئے۔ یہ خبر سنتے ہی ایک دھچکا لگا اور اپنے کانوں پر یقین نہ آیا' آخر تفصیلی خبروں میں آپ کے انتقال کی تصدیق ہوگئی۔ دنیا میں مرنا جینا ہر شخص کے ساتھ لگا ہوا ہے اور سوائے ذات باری تعالیٰ کے ہر چیز کو فنا ہے' یہاں تک کہ ملک الموت کو بھی موت کا مزہ چکھنا ہوگا۔

کل من علیها فان ویبقٰی وجه ربک ذوالجلال والاکرم. کل نفس ذائقة الموت

قرآن پاک نے اور احادیث میں نبی اکرم ﷺ نے اس کی اطلاع پہلے ہی دے دی۔ دنیا میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں لوگ ایسے ہیں جن کے انتقال کے بعد ان کا نام لینے والا بھی کوئی نہیں ہوتا اور کچھ شخصیتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے مرنے کا ماتم عزیز ورشتہ دار ہی نہیں' بلکہ پورا عالم کرتا ہے اور ان کی یاد ہمیشہ ہمیشہ باقی رہتی ہے۔

گزشتہ دنوں پاکستان کی بہت سی ممتاز شخصیتیں رحلت کرگئیں' جن میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ کی رحلت کا صدمہ ہر مسلمان محسوس کررہا ہے اور دلوں کے زخم ابھی ہرے ہی تھے کہ علم نبوت کا ایک دوسرا آفتاب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غروب ہوگیا۔ مدرسہ عربیہ اسلامیہ کی مسند حدیث شریف ویران ہوگئی' جس مسند پر حضرت شیخ علامہ بنوری قدس سرہ درس بخاری شریف دیا کرتے تھے' وہ اپنے شیخ سے خالی ہوچکی۔ دنیائے اسلام میں شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جو حضرت بنوری قدس اللہ سرہ' العزیز کی خدمات سے واقف نہ ہو' پاکستان کی علمی شخصیتیں ایسی ہیں جن کو بیرون ملک بھی اسی طرح جانا پہچانا جاتا ہے جس طرح اندرون ملک' نائیجریا کا علمی طبقہ

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کو جس طرح جانتا ہے، اسی طرح حضرت شیخ بنوری قدس سرہ کو جانتے ہیں۔ میرے اسٹاف میں جو اساتذہ دیگر ممالک کے رہنے والے ہیں وہ حضرت مفتی صاحب اور حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہما کو ان کے علم وفضل کی وجہ سے جانتے ہیں، جب میں نے اپنے کالج کے ایک استاذ کو عشاء کی نماز میں یہ خبر سنائی تو وہ حیران رہ گیا اور دعائے مغفرت کرنے لگا، معلوم ہوا کہ وہ حضرت شیخ بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو جانتے ہیں۔

میں نے حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ سے متعدد بار ملاقات کی، یہ ملاقاتیں تحقیقی کاموں کے سلسلہ میں ہوتی تھیں۔ میں نے جس مسئلہ پر بھی گفتگو کرنا چاہی، آپ نے اس پر سیر حاصل تقریر فرمائی۔ علمی نکات کو اس طرح واضح فرماتے کہ ہر شخص آسانی سے سمجھ لیتا، تقریریں ایسی آسان اور عام فہم ہوتیں کہ ہر شخص کے دماغ میں اتر جاتی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چھوٹے اور بڑے کی کوئی تفریق نہ تھی، جو بھی آتا آپ اس کے ساتھ مدرسہ کے باغیچہ میں آکر بیٹھ جاتے اور اچھی طرح اس کی بات سنتے اور اس کی تشفی فرماتے۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی کن کن باتوں کو یاد کیا جائے، آپ ہر طرح سے علم نبوت کے پاسبان اور سنت نبوی کے نمونہ تھے۔ آج اسلام کا یہ مبلغ اعظم اہلِ اسلام کو اور خصوصاً اہلِ پاکستان کو یتیم کرگیا، آج مدرسہ عربیہ اسلامیہ کی عظیم درسگاہ اس کے انتقال پر ملال پر ماتم کناں ہے، عربی کا یہ مایہ ناز اسکالر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہوگیا۔

آپ نے اپنی تمام زندگی دین کی خدمت میں گزاری، آپ حضرت مولانا علامہ سید انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید، صحیح جانشین اور عاشق صادق تھے۔ ویسے تو آپ کی علمی خدمات کی تعداد بہت ہے، مگر صحاح ستہ میں مشہور حدیث پاک کی کتاب ترمذی شریف کی شرح عربی زبان میں لکھی جس کی چھ جلدیں شائع ہوچکی ہیں، یہ خدمت اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت شیخ بنوری قدس سرہ ہی کے لئے وقف کی ہوئی تھی، اس خدمت پر عرب بھی داد وتحسین دیئے بغیر نہ رہ سکے۔ شیخ الازہر جیسے عالم بھی آپ کی علمیت کے قائل تھے، یہی وجہ تھی کہ آپ بین الاقوامی کانفرنسوں میں پاکستان کی نمائندگی کیا کرتے تھے۔

بخاری شریف کے درس کے دوران آپ مذہب حنفی کو واضح دلائل سے ثابت کرتے جو آپ ہی کا حصہ تھا، دین کی تبلیغ کے لئے آپ نے ایک ماہنامہ بینات جاری فرمایا، جس میں آپ کے افکار وخیالات شائع ہوتے تھے۔ آپ حالات حاضرہ کا تجزیہ فرماتے اور لوگوں کو دعوتِ فکر وعمل دیتے۔ آپ کے شاگرد ملک اور بیرون ملک کافی تعداد میں علمی وتبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ نے ڈابھیل میں صدر مدرس اور شیخ الحدیث کی حیثیت سے کام کیا، اس کے بعد پاکستان میں ٹنڈو الہ یار میں شیخ التفسیر کے عہدہ پر فائز رہے۔ آخر میں جدوجہد اور رات دن کوشش کرکے مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن کراچی کی بنیاد رکھی جو آج ایک عظیم اسلامی درسگاہ کی حیثیت سے

مشہور ہے، جس میں ملک اور بیرون ملک کے طلباء تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ آپ حدیث شریف کے علاوہ تفسیر، فقہ اور علم الرجال، غرض کہ جملہ عربی علوم پر حاوی تھے، عربی میں بلاتکان اشعار کہتے تھے۔

پاکستان میں قادیانی فتنہ کو دفن کرنے میں آپ کی رات دن کی کوششیں کون نہیں جانتا؟ اس مسئلہ کو ہمیشہ کے لئے حل کرانے کا سہرا آپ ہی کے سر ہے، اس زمانے میں آپ بیمار ہونے کے باوجود اس سلسلہ میں سفر کرتے رہے اور اس وقت تک سکون سے نہ بیٹھے، جب تک کہ قادیانی فتنہ کا حل نہ نکل آیا اور حکومت سے ان کو غیر مسلم تسلیم نہ کرالیا۔ آپ نے ہمیشہ کھل کر ان فتنوں کا مقابلہ کیا جو اسلام کے خلاف ابھرے۔ تحقیقی کاموں کے لئے آپ نے ادارہ دعوت وتحقیق اسلامی کے نام سے قائم کیا، جس میں علماء کرام کام کررہے ہیں اور ان کی تحقیقی کتابیں شائع ہورہی ہیں۔ مدرسہ اسلامیہ عربیہ آپ کی علم دوستی کا واضح ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ قائم ودائم رکھے۔ آپ نے پاکستان میں اسلامی قانون نافذ کرانے کی جدوجہد میں ہمیشہ علماء کرام کا ساتھ دیا اور آج بھی وہ اس کوشش میں تھے کہ اپنے اللہ کو پیارے ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موجودہ حکومت نے اسلامی مشاورتی کونسل کا رکن آپ کو منتخب کیا اور یہ کونسل ہمیشہ آپ سے رہنمائی حاصل کرتی ہے، آپ اسلام کو پاکستان میں پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتے تھے۔

۱۹۰۸ء میں آپ صوبہ سرحد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم پشاور اور کابل میں حاصل کی، اس کے بعد باقاعدہ تعلیم کے لئے دارالعلوم دیوبند چلے گئے اور ڈابھیل سے فارغ التحصیل ہوئے۔ دارالعلوم دیوبند کا یہ مایہ ناز فرزند آج ہم میں موجود نہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجہ عطا فرمائے اور مسلمانوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

> ''وادیٔ منیٰ میں خدا کے آخری پیغمبر کا خطبہ ہورہا ہے۔ تمام حجاج کرام جو تقریباً آٹھ مربع میل وادی میں پھیلے ہوئے اپنے اپنے خیموں میں قیام پذیر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بلاکم وکاست سن رہے تھے۔ سنن ابی داؤد کی حدیث ہے کہ صحابہؓ فرماتے ہیں کہ ''ہم اتنی دور کی آواز اتنی آسانی سے سن رہے تھے کہ گویا آج ہماری قوت سماع بڑھادی گئی ہے۔ نہ مائیکروفون ہے نہ لاؤڈ اسپیکر، نہ ریڈیو اسٹیشن، نہ بجلی کے آلات۔ لیکن پوری وادی میں پھیلا ہوا مجمع آپ کی آواز مبارک کی لذت اندوزی سے سرشار ہے۔''
> (بصائر وعبر، جمادی الثانیہ ۱۳۸۹ھ)